

1- زری پالیسی کمیٹی (ایم پی سی) نے آج کے اجلاس میں پالیسی ریٹ کو 125 میس پوائیش بڑھا کر 15 فیصد کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس کے علاوہ، جیسا کہ پچھلے زری پالیسی بیان میں اشارہ دیا گیا تھا، زری پالیسی کی ترسیل کو مضبوط کرنے کے لیے ای ایف ایس اور ایلٹی ایف ایف کے قرضوں پر شرح ہائے سود کو اب پالیسی ریٹ سے منکر کیا جا رہا ہے جبکہ پالیسی ریٹ کے مقابلے میں 500 میس پوائیش کے ڈسکاؤنٹ کی پیشکش سے برآمدات کو تر غیب دینے کا سلسلہ جاری رہے گا۔ اس مجموعی اقدام کے ذریعے گذشتہ ستمبر سے جاری زری سختی کا عمل برقرار رکھا جا رہا ہے جس کا مقصد انتہائی دشوار اور غیر یقینی عالمی ماحول میں معیشت کو ہموار طور پر چلایا جانا ہے۔ اس سے معاشری سرگرمی میں ست روی لانے، مہنگائی کی توقعات کو غیر مسلکی ہونے سے روکنے (de-anchoring) اور کئی سال کی بلند ترین مہنگائی اور ریکارڈ درآمدات کے بعد روپے کو سہارا فراہم کرنے میں مدد ملے گی۔

2- ایم پی سی کے پچھلے اجلاس کے بعد ایم پی سی نے تین حوصلہ افزائیں رفتیں نوٹ کیں۔ اول، تو انائی کی سبdesti کا ناپائیدار پیکنچ ختم کر دیا گیا اور مالی سال 23ء کے بچٹ میں مضبوط مالیاتی سمجھائی کی منظوری دی گئی۔ اس سے آئی ایف پروگرام کے جاری جائزے کی تکمیل کی راہ ہموار ہو گئی ہے جس سے یہ امر یقینی ہو جائے گا کہ پاکستان کی بیرونی فناںنگ کی ضروریات سے منکر ذیلی خطرات (tail risks) دور ہو گئے ہیں۔ دوم، چین سے 2.3 ارب ڈالر کے کمرشل قرضے سے زر مبادلہ کے ذخراں کو بہت سہارا مالا جو جاری کھاتے کے دباؤ، بیرونی قرضے کی والہی اور نی بیرونی قوم کے فقدان کے باعث جنوری سے گر ہے تھے۔ سوم، معاشری سرگرمیاں مضبوط ہیں اور گذشتہ دو سال کی تقریباً 6 فیصد نموکی رفتار مالی سال 23ء کے آغاز میں بھی جاری ہے۔ نتیجے کے طور پر پاکستان کو پیشتر ایسے ملکوں کے مقابلے میں جہاں کو وہ کے بعد کی بجائی اتنی تو انا نہیں رہی ہے، نمو اور مہنگائی کے درمیان کافی کم سٹھ کے سمجھوتے (trade-off) کا سامنا ہے۔

3- تاہم کئی منفی و اتعات نے اس ثابت خر کو گھنادیا ہے۔ عالمی سٹھ پر مہنگائی پیشتر ممالک میں کئی عشروں کی بلند ترین سٹھ پر ہے اور مرکزی بینک جارحانہ انداز سے کارروائیاں کر رہے ہیں جس کے نتیجے میں پیشتر ابھرتی ہوئی کرنسیوں پر قدر میں کمی کا دباؤ ہے۔ یہ مضبوط زری سختی اس تشویش کے باوجود کی گئی ہے کہ عالمی نمو میں ست روی بلکہ کساد بازاری تک کے خطرات ہیں جس سے یہ امر اجاگر ہوتا ہے کہ مرکزی بینک اس وقت مہنگائی کو قابو کرنے پر زور دے رہے ہیں۔ ملکی سٹھ پر جب تو انائی کی سبdesti زروپس لی گئیں تو عمومی اور قوی مہنگائی دونوں جوں میں کافی بڑھ گئیں اور 14 سال کی بلند ترین سٹھ تک جا پہنچیں۔ صارفین اور کاروباری اداروں کی مہنگائی کی توقعات بھی نمایاں طور پر بڑھ گئیں۔ ساتھ ہی ساتھ میں میں جاری کھاتے کا خسارہ غیر متوقع طور پر بڑھ گیا اور تجارتی خسارہ کے بڑھنے کا مارچ کے بعد کارچان جاری رہا جو جوں میں 7 ماہ کی بلند ترین سٹھ تک پہنچ گیا جس کا سبب بے پناہ بڑھتی ہوئی تو انائی کی درآمدات تھیں۔ نتیجے کے طور پر زر مبادلہ کے ذخراں اور روپیہ دباؤ میں رہا اور مہنگائی کا منظر نامہ مزید بڑھ گیا۔

4- ایسے دشوار حالات میں زری پالیسی کمیٹی نے ملکی طلب کو معتدل کرنے، مہنگائی کے دباؤ کو بڑھنے سے روکنے اور بیرونی استحکام کو لاحق خطرات میں کمی کے لیے ٹھوس، برقوق اور قابل بھروسہ اقدامات کی اہمیت کا ذکر کیا۔ دنیا کے پیشتر ممالک کی طرح پاکستان کو بلند مہنگائی کے باعث منفی آدمی کے بڑے دھچکے اور یو ٹیلٹی اشیا کی قیمتوں اور ٹیکسٹوں میں مشکل لیکن ضروری اضافے کا سامنا ہے۔ فیصلہ کن کلی معاشری روڈوبل کے بغیر حالات کے زر مبادلہ کے ذخراں میں کمی اور بعد میں جارحانہ سختی کے استحکام اور معاشری نمو متاثر ہو گی۔ یہ صورت حال قیمتوں میں مسلسل اضافے کے باعث حد سے زیادہ مہنگائی، زر مبادلہ کے ذخراں میں کمی اور بعد میں جارحانہ سختی کے اقدامات پر ملت ہو سکتی ہے، جو معاشری سرگرمی اور روزگار کے حوالے سے زیادہ مشکلات پیدا کر سکتی ہے۔ روڈوبل مشکل لیکن پاکستان کے لیے ضروری ہے جیسا کہ دنیا کے دیگر ممالک کے لیے۔ تاہم سماجی استحکام کے مفاد میں اس روڈوبل کا بوجھ آبادی کو مساویانہ طور پر اٹھانا پا چاہیے، یہ بات یقینی بناتے ہوئے کہ قدرے خوشحال لوگ یو ٹیلٹی اشیا کی قیمتوں اور ٹیکسٹوں میں اضافے کو برداشت کریں اور زیادہ ضرورت مندرجہ افراد کو مناسب اعانت فراہم کی جائے۔

بینک دولت پاکستان

5۔ زری پالیسی کمیٹی کے بنیادی منظر نامے کے تحت امکان ہے کہ عمومی مہنگائی مالی سال 23ء کی بیشتر مدت میں موجودہ بلند سطح پر رہے گی، جبکہ سخت پالیسیوں، اجتناس کی عالمی قیتوں کے معمول پر آنے اور فائدہ مند اسی اثرات کے بل بوتے پر مالی سال 24ء کے اختتام تک یہ تیزی سے کم ہو کر اپنے ہدف کی حد 5 تا 7 فیصد پر آجائے گی۔ دونوں صورتوں میں خطرات موجود ہیں تاہم ان میں بلند مہنگائی کے خطرات کو سبقت حاصل ہے اور آج کے پالیسی ریٹ میں اضافے کی تغییر بھی اسی نے دی ہے۔ آگے چل کر زری پالیسی کمیٹی ڈیٹا پر انحصار کرے گی اور خصوصاً مہینہ میں مہنگائی، مہنگائی کی توقعات اور اجتناس کی عالمی قیتوں کی صورت حال کے ساتھ ساتھ مالیاتی اور یورنی محاذوں کی پیش رفتہ پر زیادہ توجہ مرکوز رکھی جائے گی۔

حقیقی شعبہ

6۔ دیگر ابھرتی ہوئی منڈیوں کے برخلاف پاکستان کی کوڈے سے مضبوط معاشری بحالی جاری ہے، جو بائی مرض سے قبل کی پیداوار کی سطح کو پچھے چھوڑ رہی ہے۔ مالی سال 22ء کے دوران زری سختی کی وجہ سے معاشری سرگرمیوں میں رونما ہونے والا اعتدال جس کی ضرورت تھی پچھلے تین مہینوں میں رک گیا ہے جس کی وجہ غیر ضروری مالیاتی توسعہ تھی۔ گذشتہ زری پالیسی اجلاس کے بعد سے طلب کے بیشتر اشارے میکم نموکی نشان دہی کرتے ہیں کیونکہ سینٹ، پڑولیم مصنوعات اور گاڑیوں کی فروخت مہینہ میں بند پر بڑھ گئی اور بڑے پیمانے کی اشیا سازی کی نمو میں اضافہ برقرار رہے۔ مستقبل میں، زری سختی اور مالیاتی یکجہائی کے سبب مالی سال 23ء کے دوران نمو کے معتدل ہو کر 3 تا 4 فیصد رہنے کی توقع ہے جس سے ثابت پیداواری فرق کو کم کرنے اور مہنگائی پر طلبی دباؤ کو ختم کرنے میں مدد ملے گی۔ اس سے بلند نمو کی راہ زیادہ پائیدار بیانوں پر ہموار ہو گی۔

بیرونی شعبہ

7۔ کرنٹ اکاؤنٹ کا خسارہ گذشتہ تین مہینے میں اعتدال پر رہنے کے بعد میں میں بڑھ کر 1.4 ارب ڈالر ہو گیا جس کی وجہ پست برآمدات اور جزوی طور پر عید کی تعطیلات کی بنابر ترسیلات کم ہونا ہے۔ پاکستان دفتر شماریات کا ڈیتا تاتا ہے کہ تجارتی خسارہ جوں میں بڑھ کر 4.8 ارب ڈالر ہو گیا جو فروری میں پست رہا تاکہ اسکے نتیجے میں گذشتہ تین مہینے میں مسلسل کم ہو کر اعتدال پر آئی ہیں، تاہم اس کی کوتوناٹی کی درآمدات میں نمایاں اضافے نے بالکل بے اثر کر دیا ہے، اور تو انکی کوتوناٹی کی درآمدات جو فروری میں 1.4 ارب ڈالر کی پست سطح پر تھیں جوں میں 3.7 ارب ڈالر کی ریکارڈ بلندی پر پہنچ گئیں۔ اگرچہ اس کا جزوی سبب بلند نرخ ہیں تاہم پیٹرولیم کی نمایاں طور پر بلند مقدار درآمد کرنے سے بھی کافی اثر پڑا۔ اگر تو انکی کوتوناٹی کی درآمدات میں کمی کے لیے فوری اضافی اقدامات نہ کیے گئے، جیسے مثال کے طور پر مارکیٹوں کو جلد بند کرنا، رہائشی اور کار و باری صارفین کی جانب سے بھل کم استعمال کرنا، اور گھر پر سے دفتر کا کام کرنا اور کار پونگ کی حوصلہ افزائی کرنا، تو تجارتی خسارے میں کمی لانا ہمت آزمائہ ہو سکتا ہے۔ ایسے اقدامات سے کرنٹ اکاؤنٹ خسارے کو قابو کر کے تجھنیے کے مطابق جی ڈی پی کے تقریباً 3 فیصد تک لا یا جا سکتا ہے، جب کم ہوئی ہوئی نمو کے ساتھ درآمدات معتدل ہوں اور برآمدات اور ترسیلات نبٹا میکم رہیں۔ آئی ایف کے جاری جائزے کی متوقع تجھنیل سے بیرونی ذرائع سے ضروری اضافی رقوم کی فراہمی کی راہ ہموار ہو گی جس سے مالی سال 23ء کے دوران بیرونی فنا نسگ کی ضرورت کو پورا ہونا یقینی ہو سکتا ہے۔ تب روپے پر اضافی دباؤ کم ہو سکے گا اور اسٹیٹ بینک کے زر مبارلہ ذخیر مالی سال 23ء کے دوران اضافے کی اپنی سابقہ روشن پر بتدریج تجھ واپس آسکیں گے۔

مالیاتی شعبہ

8۔ مالی سال 22ء میں مالیاتی موقف غیر متوقع طور پر تو سیئی (expansionary) تھا جس میں بنیادی خسارہ جی ڈی پی کا 2.4 فیصد رہا، جو گذشتہ سال کے مقابلے میں دگنا تھا جبکہ بجٹ تجھنیے یعنی جی ڈی پی کے 0.7 فیصد سے تین گناہے بھی زائد تھا۔ اس غیر ضروری (unwarranted) مالیاتی مہیز کو متوالی بنانے کے لیے اس سال کے بجٹ میں جی ڈی پی کا 0.2 فیصد بنیادی فاضل رقم (primary surplus) کا ہدف ہے جس کے لیے نمایاں طور پر بلند تکمیل ماحصل عائد کیے گئے ہیں۔ گذشتہ دو

برسون کی تیز رفتار معاشری شرح نمو کو مد نظر رکھتے ہوئے اور پاکستان کے ملکی قرضے کی نسبتاً قلیل عرصت (maturity) کی بنا پر قرضے کی مجموعی ضروریات بہت زیادہ ہیں چنانچہ قرضے کے استحکام کو تین بنے کے لیے یہ استحکام ضروری ہے۔ یہ بات اہمیت کی حامل ہے کہ مجموعہ معاشری یکجانی اس انداز میں کی جائے کہ زری اور مالیاتی پالیسی ایسے مربوط طرز فکر کو اختیار کرے جو مالی سال 20ء اور مالی سال 21ء میں کوڈ کے دوران پاکستان کے کامیاب رد عمل سے ہم آہنگ ہو، جس میں پاکستان کی مالیاتی اور یورنی حدود کا تحفظ کرتے ہوئے معاشری نمو کو تقویت فراہم کی گئی تھی۔ اس کے ساتھ ساتھ یہ بات اہمیت کی حامل ہے کہ ٹکیں کاری کے نئے اقدامات ترقی پنڈ ہوں، جن میں زیادہ بوجھ قدرے خوشحال لوگ اٹھائیں، جبکہ اس کے ساتھ آبادی کے کمزور طبقات کو مناسب تحفظ فراہم کیا جائے جن کے لیے قیمتی خاصی تشویش کا باعث ہیں۔ اس تناظر میں پیداوار بڑھانے اور رسیدی زنجیر کی رکاوٹیں دور کر کے رسیدی اقدامات کے ذریعے نہایت مہنگائی پر قابو پانا اہم تریج ہے۔

زری اور مہنگائی کا منظر نامہ

9۔ نامیہ اعتبار سے مئی میں نجی شعبے کے قرضے کی نموگ ہجگ 2 فیصد (ماہ بہاہ) کی شرح سے ہوتی رہی جس کا سبب بجلی، خوردنی تیل، تعمیرات سے منسلک صنعتوں نیز تھوک اور خردہ تجارت جیسے شعبوں میں سازگار حالات تھے۔ معینہ سرمایہ کاری اور صارفی قرضوں کی طلب میں بھی تیزی آئی جس سے مضبوط معاشری سرگرمی کی عکاسی ہوتی ہے۔ پچھلے ایمپی سی اجلاس کے بعد سے ثانوی منڈی کی یافیتیں اور حکومت کی نیلامیوں میں قلع شر جیں جوں میں مہنگائی کے بلند اعداد و شمار کے باعث بڑھی ہیں۔

10۔ عمومی مہنگائی بھی خاصی بڑھی اور مئی میں 13.8 فیصد (سال بساں) سے بڑھ کر جون میں 21.3 فیصد ہو گئی جو 2008ء سے اب تک کی بلند ترین سطح ہے۔ یہ اضافہ و سیچ المیاد تھا جس میں تو انہی، غذہ اور قوزی مہنگائی سب نمایاں طور پر بڑھیں اور صارف اشاریہ قیمت باسکٹ میں تقریباً 80 فیصد اشیا 6 فیصد سے زیادہ مہنگی ہو گئیں۔ مضبوط ملکی طلب اور رسیدی دھپکوں کے دورانی کے اثرات کی عکاسی مہنگائی میں شہری علاقوں کے اندر 11.5 فیصد اور دیکی علاقوں کے اندر 13.5 فیصد اضافہ سے ہوتی ہے۔ ساتھ ہی قلیل مدتی اور طویل مدتی مہنگائی دونوں کی توقعات کے پیمانے مسلسل بڑھ رہے ہیں۔ طلب کشیدہ (demand-pull) مہنگائی پر مالیاتی اور زری سختی کے کمی لانے والے اثرات کے باوجود امکان ہے کہ مالی سال 23ء کے پیشتر عرصے کے دوران مہنگائی موجودہ بلند کے قریب رہے گی جس کا سبب بجلی اور ایندھن کی سببی تیزی کے ضروری خاتمے سے منسلک بھاری رسیدی دھپکے ہیں جو اگلے بارہ ماہی تک سال بساں اعداد و شمار میں ظاہر ہوتے رہیں گے۔ نتیجے کے طور پر مالی سال 23ء کے دوران پیش گوئی کے مطابق مہنگائی گر کر 20-18 فیصد کی حدود کے اندر آ جائے گی جس کے بعد مالی سال 24ء میں تیزی سے کم ہو گی۔ یہ بیانی منظر نامہ اجتناس کی عالمی قیمتیوں کی کیفیت، ملکی مالیاتی پالیسی موقوف اور شرح مبادلہ کے خطرات سے مشروط ہے۔ زری پالیسی کمیٹی مہنگائی، مالی استحکام اور نمو کے وسط مدتی امکانات پر اثر انداز ہونے والی تبدیلیوں کی محتاط نگرانی برقرار رکھے گی اور ان کے تحفظ کے لیے فوری اقدام کرنے سے نہیں بچپا ہے گی۔
